بسم اللہ الرحمن الرحیم

میت کے بھائی اور نابالغ بیٹے میں سے نماز جنازہ پڑھانے کا حق کس کو ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کا انتقال ہوا، اس کا نابالغ سمجھدار بیٹا اور بالغ بھائی موجود ہیں جبکہ باپ، دادا نہیں ہیں تو نماز جنازہ پڑھانے کیلئے کس سے اجازت لینا ہوگی، نابالغ سمجھدار بیٹے سے یا مرحوم کے بھائیوں سے ؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں زید کی نمازِجنازہ پڑھانے کے لیے اس کے بھائیوں سے اجازت لینا ہوگی، نہ کہ نابالغ بیٹے سے، اگرچہ وہ سمجھدار ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ میت کی نمازجنازہ پڑھانے یا اجازت دینے کی ولایت میت کے عصبہ ولی کو ہوتی ہے۔ اور یہ ولایت، بالترتیب میت کے عصبہ اولیا میں سے عاقل بالغ مردوں کو حاصل ہوتی ہے۔ نابالغ کو نمازِجنازہ کی ولایت حاصل نہیں ہوتی، لہذا جب میت کا بیٹا نابالغ ہے، تو نمازجنازہ کی ولایت بیٹے کو نہیں بلکہ بیٹے کے بعد میت کے قریبی عاقل وبالغ عصبہ ولی کو حاصل ہوگی اور صورت مذکورہ میں بیٹے کے بعد میت کے قریبی عاقل وبالغ عصبہ ولی اس کے بھائی ہیں، تو انہیں یہ ولایت حاصل ہوگی۔

جوہرہ نیرہ میں ہے: "أن الأقرب فالأقرب من عصبات الميت أولى ولا حق للنساء في الصلاة على الميت ولا للصغار" ترجمہ: میت کے عصبہ اولیا میں سے اقرب فالاقرب اولی ہوگا، اور میت کی نمازجنازہ میں عورتوں اور نابالغ بچوں کو حق ولایت حاصل نہیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، جلد1، صفحہ263، دارالکتب العلمیہ)

عاقل وبالغ مرد، میت کا ولی ہوتا ہے، نابالغ میت کا ولی نہیں ہوتا چنانچہ ردالمحتار میں ہے: "ولي الميت الذكر البالغ العاقل فلا ولاية لامرأة وصبي ومعتوه" ترجمہ: میت کا ولی، عاقل بالغ مرد ہوتا ہے لہذا عورت، نابالغ بچے اور معتوہ کو نمازجنازہ کی ولایت حاصل نہیں۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد2، صفحہ220، دارالفکر، بیروت)

نابالغ کو جب خود نمازجنازہ کی ولایت حاصل نہیں تو دوسرے کو اجازت دینے کی ولایت بھی حاصل نہیں چنانچہ محیط برھانی میں ہے: "ولا حق للنساء ولا للصغار في التقديم؛ لأن حق التقديم يبني على ولاية التقدم، وليس للنساء والصغار ولاية التقدم فلا يكون لهم حق التقديم" ترجمہ: عورتوں اور نابالغ بچوں کو نماز جنازہ کے لیے کسی دوسرے کو مقدم کرنے کا حق حاصل نہیں کیونکہ مقدم کرنے کے حق کی بنا مقدم ہونے کے حق پر ہے حالانکہ عورتوں اور نابالغ بچوں کے لیے مقدم ہونے کا حق نہیں لہذا انہیں

دوسرے کو مقدم کرنے کا حق حاصل نہیں۔ (المحیط البرہانی، جلد2، صفحہ 189، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "درصورت مستفسرہ ولایتِ نماز پدر خدیجہ را بود۔ آرے اگر خدیجہ از مولوی عبد الحکیم پسرے عاقل بالغ داشتے حقِ تقدم مراورا بودے کہ پسر بر پدر در عصوبت مرجح است"

ترجمہ: "صورت مسئولہ میں نماز کی ولایت خدیجہ کے والد کو ہوگی۔ ہاں اگر خدیجہ کا مولوی عبد الحکیم سے **کوئی عاقل بالغ لڑکا ہوتا تو اسے حق تقدم ہوتا** کیونکہ عصبہ ہونے میں بیٹے کو باپ پر ترجیح حاصل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ 177، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0298

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1448ھ/22 جون 2026ء